مقصدِ حیات

از افادات حضرت جامع الشریعت والطریقت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ العزیز

ذیل میں حضرت لاہوری علیہ الرحمۃ کی ایک تقریر دی جارہی ہے جو انہوں نے ۵ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جامع مسجد نوشہرہ میں ارشاد فرمائی تھی اور جسے مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی فاضل حقانیہ و ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین نوشہرہ نے مرتب کیا۔ (ادارہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ـــــ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورہ انعام ع ۷)

اس سے قبل سپاسنامے پیش کئے گئے جو پروگرام میں نہیں تھے۔ اور نہ ہی مجھے علم تھا۔ یہاں کے حضرات نے اپنی خواہش پوری کی۔ مجھے تو ان باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ انہیں برکت عطا فرمائے۔ اپنی رضا پر چلائے اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اٹھائے ـــ آمین۔ ثم آمین۔

ان آیات تلاوت شدہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد و زن کا نصب العین حیات بیان فرمایا ہے۔ یہ نصب العین حیات بالفاظ دیگر مقصد زندگی ہے۔ آجکل معاملہ الٹ ہے۔ یعنی لوگ مطلوب کو غیر مطلوب اور غیر مطلوب کو مطلوب بنا بیٹھے ہیں۔ روٹی کے لئے سب سرگردان ہیں۔ حالانکہ وہ ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے ـــــــ ارشاد

ہوتا ہے :

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ (پ ۱۲ - رکوع ۱) اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں۔ مگر اسکی روزی اللہ پر ہے۔

یعنی سب کے سب متحرک حیوانات کی روزی کا ذمہ خدا نے خود لیا ہے۔ اور لوگ خدا کے ٹھیکے میں خواہ مخواہ دخل اندازی کر رہے ہیں۔ یہی غلطی دوسری قوموں میں تو ہے۔ اب خود مسلمانوں میں بھی آگئی ہے۔ میں لاہور میں خطبہ جمعہ میں دعوی سے کہا کرتا ہوں۔ کہ مرد مسجد کے مردانہ حصے میں اور مستورات زنانہ حصہ میں بیٹھ جائیں، میں بھی ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہیں گے۔ میں تمہیں سونے نہیں دوں گا، رات کو بھی اٹھا کر ذکر کراؤں گا۔ اور تم بس صرف ذکر اللہ میں مصروف رہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اِلَّا اللّٰہ، اللّٰہ ھو، دیگر وظائف ماثورہ۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے آزمائیں، تاکہ کھرے کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جب اللہ تعالیٰ آزمائیں گے تو پھر دیکھنا پلاؤ، زردے کی دیگیں خود بخود آئیں گی۔ اصحاب کہف کی طرح اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا۔ دنیا میں یہ بات پھیل جائے گی کہ فلاں جگہ اصحاب کہف بیٹھے ہوئے ہیں ــــ

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ الآیۃ اور جو کوئی توکل کرے اللہ تعالیٰ پر پس وہ اس کے لئے کافی ہے۔

یہ ہے قرآن کا بیان اور ہر مسلمان کا ہے اس پر ایمان۔ پھر افسوس کہ مسلمانوں نے قلب موضوع کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے :

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ الآیۃ میں نے جن اور انسان کو جو بنایا ہے۔ تو صرف اپنی بندگی کیلئے میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

اب سب لوگ روٹی، روٹی، روٹی پکارتے ہیں، روٹی کے لئے سرگرداں اور خدا کی یاد سے غافل۔ تم میری باتوں کو مانو یا نہ مانو جب میں لاہور سے آیا ہوں تو آپ پر اتمام حجت ہوا، یہ کچھ وعظ نہیں ہے۔ اب آپ کو سننا پڑے گا۔ تم مانو یا نہ مانو قیامت کے دن یہ نہیں کہہ سکو گے رَبَّنَا مَا جَآءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ ۝ کہ اے اللہ ہمیں کسی نے ڈرایا نہیں تھا۔ پھر نہیں کہہ

سکو گے کہ اے اللہ تیرا کوئی بندہ آیا نہیں تھا ـــــ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں یہ نہ کہہ سکو گے کہ یا رسول اللہ آپ کے دروازے کا کوئی غلام آیا نہیں تھا۔ یا تو تم مجھے بلاتے نہ اور بلایا ہے تو سننا پڑے گا۔ اگر خدا پر ایمان ہے۔ اور قرآن مجید سچا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے رزق کا وعدہ فرمایا ـــــ کُلُّ مَا یَدُبُّ عَلَی الْاَرْضِ نَدرِزْقُہٗ عَلَی اللّٰہِ تعالیٰ۔

حضرات علماء کرام تشریف فرما ہیں۔ پوچھو کہ میں سچ کہتا ہوں کہ نہیں۔ نصب العین حیات خدا نے عبادت مقرر کی ہے۔ سوائے عبادت کے کوئی کام سپرد ہی نہیں کیا ـــــ مسلمان تو پڑھے قرآن اور کرے مخالفت قرآن ـــــ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ الآیۃ جو چیز جہاں میں زندہ ہے۔ ہر زندہ چیز کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔ اے انسان جتنا خدا نے تجھے اعلیٰ پیدا کیا تھا۔ اتنا ہی تو ذلیل ہو گیا۔ معاف کیجئے میں نے گدھوں اور گھوڑوں کو متوکل علی اللہ دیکھا ہے۔ مگر انسانوں میں بہت کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ○

مَا اور اِلَّا کلمات حصر ہیں۔ اسی طرح وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ میں بھی کلمہ حصر ہے۔ رزق کا خدا ٹھیکیدار اور عبادت کے تم ذمہ دار ہو۔ یاد رکھو میں جرأت سے کہتا ہوں۔ گدھا ڈبل ڈیوٹی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ	اور ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ مگر تم
وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ۔	نہیں سمجھتے۔

اِلَّا جن کو خدا تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے وہ سمجھتے ہیں۔ مگر عام طور پر نہیں سمجھتے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ کا ذکر جاری رہتا ہے۔ مگر تم نہیں سمجھتے یہ باطنی معرفت اللہ والوں کی صحبت سے ملتی ہے۔ گدھا مالک حقیقی خداوند تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے مالک مجازی انسان کا لیدا اٹھائے جا رہا ہے۔ ڈنڈے کھائے جا رہا ہے۔ میں نے یہ چیز علوم ظاہری کے علماء کرام کے پاس بارہ برس اور باطن کے صوفیائے عظام کی صحبت میں چالیس سال رہ کر سیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بالکل سچ فرماتے ہیں گدھا ڈبل ڈیوٹی دیتا ہے۔ گھوڑا چار سواریاں یا پانچواں کوچوان چھٹا تانگے کو کھینچتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کا ذکر و تسبیح بھی کرتا جا رہا ہے۔ یہیں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں اور دکھا سکتا ہوں۔ مگر اتنی لمبی صحبت کسے نصیب ہو۔ الغرض درخت، پتھر، گدھے جانور تسبیح کرتے ہیں۔ اب فرمائیے کہ گدھا، گھوڑا تم سے اچھا ہی ہوا نا ـــــ اب تو یہاں نماز نہیں ہے

تو ادہ کیا ــــ ؟ آئے تھے دنیا میں خدا کی یاد کے لئے لگے روٹی کھانے اور کمانے۔ تم خدا کی یاد میں بیٹھ جاؤ۔ تین چار فاقے ضرور آئیں گے تاکہ کھرے اور کھوٹے معلوم ہو جائیں۔ پھر دعوتیں آئیں گی۔ لوگ کہیں گے۔ اصحاب کہف ہیں۔ قرآن واجب الاذعان میرا اور آپ کا ہے اس پر ایمان۔ ہمارا مقصد حیات عبادت خداوندی ہے۔ کمانا نہیں۔ اب کتنے انسان ہیں جن میں مقصد حیات انسانیہ ہے ــــ ع

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

جس کے لئے خدا نے پیدا کیا تھا۔ اس سے کوسوں دور۔ اور روٹی کے لئے شب و روز دوڑ دھوپ، نمازیں قضا کریں، روزے نہ رکھیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہی ہے۔ کہ انسان کی تخلیق فقط عبادت الٰہی کے لئے ہے تو ہم کیوں اس کے منشا کی تعمیل نہ کریں۔ رزق کا دینا خدا کے ذمہ ہے۔

ایک خدا کے بندے نے فارسی میں کہا ہے ــــ ع

خدا خود میر ساماں ست ارباب توکل را

سب سے بڑی خرابی یہی ہے۔ کہ رزق کی تلاش میں سرگرداں اور اللہ کی یاد سے غافل۔ یہی بہت بڑا جرم ہے۔ جب خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو اِنَّ صَلوٰتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ پہ کیوں نہیں۔ کبھی تو یہ سودا خدا سے کر کے ہی دیکھو۔ ورنہ مقدمہ تو بنا بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو رزق کا ٹھیکہ لیا تھا۔ تم کیوں اتنے سرگرداں ہوئے۔ کہ میری یاد ہی بھلا دی۔ کیا قرآن نہیں تھا۔ علماء کرام نے نہیں کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے: قُلْ اِنَّ صَلوٰتِیْ الآیۃ تو کہہ میری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کے لئے ہے۔ میری نماز، میری زندگی، میری موت، میری عبادت سب کچھ صرف اللہ کی راہ میں قربان ہے۔ ان کاموں میں خدا کے سوا کوئی میرا مقصود بالذات نہیں اسی کا نام ہے اسلام۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ مسلمان کہتے ہیں اسی کو ــــ معلوم ہوا اسلام اسی کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتے ہیں:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ الخ (سورہ الاحزاب ع ۱۹)

البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

آپؐ ہمارے لئے نمونہ ان سب کاموں میں ہیں۔ ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ یہی باتیں آپ سے کہوں وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ ــــ مسلم کے معنی ماننے والا یا انکار کرنے والا؟

آپ سب سے پوچھتا ہوں ——— بہر تقدیر ہر مسلمان کا یہی زاویہ نگاہ اور نصب العین ہونا چاہیے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ جو اللہ عزّ وجلّ کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے ——— سب انبیاء علیہم السلام یہی کہتے تھے :

وَمَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ	اور میں اس تبلیغ پر تم سے اجرت طلب
اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الشعراء ع ۱۱)	نہیں کرتا میری مزدوری تو اللہ پر ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

اے دنیا دارو! تم کھاتے ہو رزق اللہ کا مِنْ حَیْثُ یَحْتَسِبُ، اور اللہ والے کھاتے ہیں مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ قرآن مجید میں آتا ہے :

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ	اور جو کوئی اللہ سے ڈرے وہ اس کیلئے
یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔	راستہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے رزق ایسی
(طلاق ع ۱۷)	جگہ سے دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

تم دوکان کا حساب آمدنی وغیرہ لگا کر کھاتے ہو۔ اور اللہ والے مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ کھاتے ہیں ——— ع

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

میں یہ سمجھا رہا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کیا تھا۔ اور آپ کیا کر رہے ہیں۔ آجکل جتنے عقلاء ہیں۔ خدا کی رحمت سے دور ہیں۔ یہ کوتاہ دماغ اتنی بات نہیں سمجھتے۔ باقی ہر بات سمجھتے ہیں۔ پرندے سارے توکل سے کھاتے ہیں۔ بلّی کتے کو دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے دیا کھا لیا نہ دیا نہ کھایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انسان بنائے۔ انسان وہ ہے کہ انسانیت کا معنیٰ اس میں پایا جائے۔ مقصد انسانیت پورا کرے تو انسان ہے۔ نہ کرے تو انسان نہیں۔ خدا پر اعتماد نہیں۔ ہدایت پہ عمل نہیں کرتے۔ ایسے لوگ گدھے سے بدتر ہیں۔ بہت سی چیزیں تم کھاتے ہو جو حرام ہوتی ہیں۔ باطنی بینائی سے پہچانی جاتی ہیں۔ چالیس سال میری طرح بیٹھ جاؤ معلوم ہوگا۔ جب انسان کی اکثر غذا حرام ہو تو کیا مسلمان رہ سکتا ہے۔؟ ——— یہ احتیاط اور معرفت درس نظامی کی کتابوں سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ذکر و فکر سے ہوتی ہے۔ اب میں بتلا سکتا ہوں کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام۔ یہ چیز میں نے اہل اللہ کے ہاں سیکھی ہے۔ میں نے درس نظامی پورا پڑھا ہے۔ اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے رسالے سارے پڑھ چکا ہوں۔ ان سے بھی

باطنی معرفت حاصل نہیں ہوتی صحبت اولیاء سے حاصل ہوتی ہے۔ اب جس نے ساری زندگی اور ہر لمحہ کو خدا کی یاد میں وقف نہ کیا۔ تو وہ کامل مسلمان نہیں۔ یہ چیز مسلمان کامل ہونے کی شرط ہے۔

مجھے جب خدا نے سمجھایا اور نہ کہوں تو کتمان حق ہو جائے گا۔ ہم مجرم بنیں گے۔ کتمان حق سے بچنے کے لئے کھری کھری باتیں کہہ رہا ہوں ——— ع

آں راکہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

اِنَّ صَلوٰتِیْ الخ الآیۃ ——— اِنَّ تاکید جملہ کے لئے ہے۔ جس انسان کا نصب العین یہ آیت ہو اُسے کوئی فکر و باک نہیں۔ اوّل خدا اس کے بعد اور ——— اوّل خدا کا یہ فرمان پھر سارا جہان، جو چیز اس مقصد حیات سے ٹکرائے اُسے ٹھکرا دیا جائے اور جو نہ ٹکرائے اسے لے لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق دے۔ اگر اصل مسلمان بننا ہے۔ اور قیامت کے دن نجات پانا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیجئے۔ کیونکہ رسول اللہ اصلی مسلمان تھے۔ صحبت صوفیاء کرام سے قال حال بن جاتا ہے۔ اور روحانی کمالات کی طرح یہ توکّل بھی شیخ کی صحبت اور اولیاء کی رفاقت میں حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس طریقہ پر لائے اور اپنی مرضی پر چلائے ——— آمین

رزق کا ذمہ دار خدا کو بنائیں۔ اور خود دین کے لئے ہوں۔ اولیاء اللہ کی خانقاہوں میں جو لنگر چلتا ہے۔ اس کے لئے آیا تو سب نے کھایا کھلایا، نہ آیا تو خاموش ہو کر عبادت کرتے رہے۔ میں نے اپنے دونوں شیوخ حضرات کے ہاں یہی دیکھا ہے ——— شجرہ یہاں موجود ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن لایا ہے۔ اس سے آپ لیں اور دیکھیں۔ میرا تعلق دو بزرگوں سے ہے۔ اور پھر یہ سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے۔ سب اعلیٰ درجے کے متوکل اور ولی اللہ تھے۔

اب میں بس کرتا ہوں۔ زیادہ وقت آپ کا نہیں لیتا۔ دن کے تھکے ماندے ہوں گے اور سعادت دارین کی دعا کرتا ہوں ———

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہٖ

واصحابہٖ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

برحمتک یا ارحم الراحمین ـ